نام کتاب ______ منتخب نصاب حصہ اوّل
حقیقت و اقسامِ شرک

طبع اوّل (جولائی 2003ء) ______ 1000

زیرِ اہتمام ______ انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

قیمت ______ -/10 روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی ، خیابانِ راحت، درخشاں ، فیز 6 ، ڈیفنس فون: 23-22 53400
ای میل: karachi@quranacademy.com

2- 11 – داؤد منزل ، نزد فریسکو سویٹ ، آرام باغ فون: 2216586 - 2620496

3- حق اسکوائر ، عقب اشفاق میموریل ہسپتال ، بلاک C-13 ، گلشنِ اقبال فون: 65-4993464

4- قرآن مرکز ، نزد مسجد طیبہ ، سیکٹر 35/A, زمان ٹاؤن ، کورنگی نمبر 4

5- فلیٹ نمبر 2، محمدی منزل ، بلاک ''K'' ، ناظم آباد فون: 6674474

6- C-113، مادام اپارٹمنٹس، شاہراہِ فیصل ، نزد چھوٹا گیٹ ، ائیر پورٹ ، فون: 4591442

7- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد ، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6337361

8- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11/2 ، اورنگی ٹاؤن فون: 66901440

9- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

منتخب نصاب کے تفصیلی دروس کی سماعت کے لئے حاصل کیجئے

الھدیٰ سیریز کے 44 آڈیو کیسٹس

الھدیٰ کمپیوٹر CD

منتخب نصاب حصہ اوّل

درسِ چہارم : حقیقت و اقسامِ شرک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ

اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

☆ ترجمہ :

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ ...... اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا...... وَھُوَ یَعِظُہٗ ...... اور وہ اُس کو نصیحت کررہے تھے ...... یٰبُنَیَّ ...... اے میرے بیٹے! ...... لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ...... اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو ...... اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ...... بے شک شرک بہت بڑی ناانصافی ہے ۔ (لقمان: 13)

☆ موضوع کو سمجھنے کی اہمیت :

۱- شرک سب سے بڑا ظلم ہے ۔ (لقمان : 13)

قرآنِ حکیم میں ہر جگہ ظلم سے مراد شرک ہے بشرطیکہ سیاق و سباق کوئی اور مفہوم متعین نہ کریں ۔ سورۂ انعام کی آیات 81 اور 82 میں حضرت ابراہیمؑ کی مشرکین سے حسبِ ذیل گفتگو بیان کی گئی ہے :

وَکَیْفَ اَخَافُ مَا اَشْرَکْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰہِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِہٖ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ۝

"اور میں اُن چیزوں سے کیوں ڈرنے لگا جن کو تم نے (اللہ کا) شریک ٹھہرا رکھا ہے جب کہ تم اِس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے اللہ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک ٹھہرا لیا ہے جن (کے معبود ہونے) کی کوئی سند اُس نے تم پر نازل نہیں کی۔ پھر دونوں فریقوں میں سے کون سا (فریق) امن (و اطمینان سے رہنے) کا زیادہ حقدار ہے؟ (بتاؤ) اگر تم علم رکھتے ہو۔ (حقیقت میں تو) امن (و اطمینان خاطر) اُنہی لوگوں کے لئے ہے اور وہی راہِ راست پر ہیں جو (اللہ پر) ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی۔"

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ اس آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے۔ (بخاری)

۲- شرک کے لئے معافی نہیں اِلا یہ کہ توبہ کر لی جائے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

"اللہ یہ کبھی معاف نہیں کرے گا کہ اُس کے ساتھ (کسی کو) شریک کیا جائے۔ اُس کے سوا جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔" (النساء: 116،48)

۳- شرک کرنے والے کے لئے جنت حرام کر دی گئی ہے:

إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ

"بے شک جس کسی نے اللہ کے ساتھ (کسی کو) شریک ٹھہرایا تو اللہ نے اُس پر جنت حرام کر دی اور اُس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔" (المائدہ: 72)

۴- شرک کا ارتکاب اللہ پر ایمان رکھنے والوں کی اکثریت کرتی ہے:

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (یوسف: 106)

"اُن میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کیے جاتے ہیں۔"

۵- شرک ایک ایسا ہمہ گیر جرم ہے جو ہر دور میں ایک نئی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

۶- قرآنِ کریم نے چھ بار حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سب سے بڑا اعزاز و سند دی کہ:

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ - "وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے"

گویا شرک سے بچنا اس قدر مشکل ہے کہ جس نے ایسا کر لیا اس کے لئے کئی بار تحسین کے کلمات بیان ہوئے۔

☆ حقیقتِ شرک:

مخلوقات میں سے کسی کو کسی بھی اعتبار سے اللہ کے برابر کر دینا شرک ہے۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ اللہ کے ساتھ کوئی کمزوری وابستہ کر کے، اُسے اُس کے مقامِ رفیع سے اتار کر مخلوقات کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں مخلوقات میں سے کسی کے مقام و مرتبہ کو اتنا بڑھا دیا جاتا ہے کہ اسے اٹھا کر اللہ کے برابر کر دیا جاتا ہے۔ مشرک وہ نہیں ہے جو اللہ کو نہ مانے بلکہ مشرک وہ ہے جو اللہ کو مانے لیکن اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا دے۔

☆ اقسامِ شرک:

تقسیم اوّل:	۱- شرکِ جلی	۲- شرکِ خفی	
تقسیم دوم:	۱- شرکِ نظری	۲- شرکِ عملی	
تقسیم سوم:	۱- شرک فی المعرفہ	۲- شرک فی الطلب (امام ابن تیمیہؒ)	
تقسیم چہارم:	۱- شرک فی الذات	۲- شرک فی الصفات	۳- شرک فی الحقوق

☆ **شرک فی الذات** (جلی اور بدترین نیز اعتقادی/شعوری شرک):

مخلوقات میں سے کسی کو خدا قرار دے دینا۔ اس شرک کا ارتکاب ان لوگوں نے بھی کیا جو اپنی نسبت کسی نبیؑ یا الہامی کتاب سے قائم کرتے ہیں اور ان لوگوں نے بھی جن کے مذہب کی بنیاد کسی فلسفہ پر ہے۔

کسی نبی یا الہامی کتاب پر ایمان رکھنے والوں کا شرک

۱- یہودیوں اور عیسائیوں نے انبیاء کرامؑ کو خدا کا بیٹا قرار دیا:

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ

''اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیرؑ اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیحؑ اللہ کے بیٹے ہیں۔'' (التوبہ: 30)

قرآنِ حکیم میں اس شرک کی نفی:

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا (بنی اسرائیل: 111)

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے ساری تعریف اللہ ہی کے لئے جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔''

الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ۝

''جو کہتے ہیں اللہ (بھی) اولاد رکھتا ہے، اس (دعوے) پر کوئی دلیل نہ تو ان کے پاس ہے نہ اُن کے باپ دادوں کے پاس (تھی)۔ بڑی (ہی سخت) بات ہے جو اُن کے منہ سے نکلتی ہے۔ وہ محض جھوٹ بولتے ہیں۔'' (الکھف: 4 - 5)

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے وہ اللہ یکتا ہے۔ اللہ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ کوئی اُس کا ہمسر ہے۔'' (سورۃ الاخلاص)

اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ (الانعام: 101)

''اُس کے اولاد کہاں سے ہو سکتی ہے جب کہ اُس کی بیوی ہی نہیں۔''

سخت ترین مذمت:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝

''اور وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے ایک بیٹا بنا رکھا ہے۔ بڑی ہی سخت بات تم لوگ (گھڑ کر) لائے ہو! قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں (اس بات سے) کہ لوگوں نے رحمٰن کے لئے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا! رحمٰن کے شایانِ شان نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے۔'' (مریم: 88 - 92)

۲- مشرکینِ مکہ نے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دیا:

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ (النحل: 57)

''اور یہ (مشرکین) اللہ کے لئے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں، سبحان اللہ، (اللہ کے لئے بیٹیاں!) اور خود ان کے لئے وہ (بیٹے) جس کے یہ بڑے خواہش مند ہیں۔''

قرآنِ حکیم میں اس شرک کی نفی:

اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ۝ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى (النجم: 21-22)

''کیا تمہارے لئے ہوں بیٹے اور اللہ کے لئے بیٹیاں؟ یہ تو بڑی ہی بے ڈھنگی تقسیم ہے۔''

اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِيْنَ وَاتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِنَاثًا اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِيْمًا ۝

کیا تمہارے رب نے تمہیں مخصوص کر لیا بیٹوں کے ساتھ اور خود فرشتوں کو بیٹیاں بنا لیا؟ بڑی ہی سخت بات تم لوگ کہہ رہے ہو۔'' (بنی اسرائیل: 40)

فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ○ اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ○ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ○ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ○ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

”تو (اے نبیؐ) اِن سے پوچھو کہ تمہارے رب کے لئے تو بیٹیاں ہوں اور ان کے لئے بیٹے؟ کیا ہم نے فرشتوں کو عورت بنایا تھا اور یہ دیکھ رہے تھے۔ خوب سُن لو، وہ یہ بات جھوٹ بنا کر کہتے ہیں کہ اللہ کے اولاد ہے اور وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ کیا (اللہ نے) بیٹوں پر بیٹیوں کو ترجیح دی؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ یا تمہارے پاس کوئی کھلی سند ہے تو لے آؤ اپنی کتاب (بطور سند) اگر تم سچے ہو۔“ (الصّٰفّٰت: 149 - 157)

اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰكُمْ بِالْبَنِيْنَ ○ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ○

”کیا اللہ نے اپنی مخلوقات میں سے (اپنے لئے تو) بیٹیاں (پسند کر) لیں اور تم لوگوں کو بیٹوں سے نوازا؟ اور جب اِن لوگوں میں سے کسی کو اُس چیز (یعنی بیٹی) کی خوشخبری دی جاتی ہے جس کی تہمت وہ رحمان پر رکھتا ہے تو (مارے غم کے) اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جاتا ہے اور وہ اندر ہی اندر گھٹتا رہتا ہے۔“ (الزخرف: 16 - 17)

امتِ محمدیہؐ کی اس شرک سے حفاظت:

الحمدللہ! امت محمدیہؐ شرک فی الذات سے محفوظ رہی اور اس کے کسی بھی قابلِ ذکر مکتبہ فکر نے اس شرک کا ارتکاب نہیں کیا، حالاں کہ اس امت کی اپنے نبیؐ سے محبت ہمیشہ مثالی

رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہؐ کی اس شرک سے خصوصی حفاظت فرمائی، ورنہ ختم نبوت کے بعد کون آ کر امت کی اصلاح کرتا؟ اس خصوصی حفاظت کے مظاہر یہ ہیں:

۱- قرآنِ حکیم میں بار بار انبیاءِ کرامؑ خصوصاً نبی اکرمؐ کی بشریت کو نمایاں کیا گیا:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (ابراہیم: 11)

”اُن کے رسولوں نے اُن سے کہا کہ بے شک ہم تمہاری ہی طرح کے آدمی ہیں۔“

قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا (بنی اسرائیل: 93)

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے پاک ہے میرا رب میں نہیں ہوں مگر ایک آدمی اور رسول۔“

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ میں تو بس تمہارے ہی جیسا انسان ہوں (مگر مجھ میں اور تم میں اتنا فرق ہے کہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی) ایک معبود ہے۔“ (الکھف: 110)

۲- قرآنِ کریم میں چند مقامات پر نبی اکرم ﷺ سے اندازِ کلام بظاہر سخت ہے:

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ○ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ○ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ○ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ○ اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ○ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ○ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ○ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ○ وَهُوَ يَخْشٰى ○ فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ○

”انہوں نے تیوری چڑھائی اور رخ پھیر لیا (اس لئے) کہ ایک نابینا اُن کے پاس آیا اور (اے نبیؐ) آپ کو کیا معلوم شاید (آپؐ کی توجہ سے) وہ سنورتا یا وہ (آپؐ) سے نصیحت حاصل کرتا اور نصیحت اُسے فائدہ پہنچاتی۔ بھلا جو شخص بے پروائی برتتا ہے اُس کی طرف آپؐ خوب توجہ کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو آپؐ پر کچھ

(الزام) نہیں۔ اور جو آپؐ کے پاس دوڑ کر آتا ہے اور وہ (اللہ سے) ڈرتا بھی ہے تو آپؐ اُس سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔" (عبس : 1 - 10)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ○ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْـًٔا قَلِیْلًا ○ اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا ○

"اور (اے نبیؐ) ان لوگوں نے تو اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی کہ آپؐ کو دور کر دیں اُس (کلام کی تبلیغ) سے جو ہم نے آپؐ کی طرف وحی کیا ہے تا کہ آپؐ اس کی جگہ دوسری باتیں ہماری طرف منسوب کر دیں اور اس صورت میں وہ آپؐ کو دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے آپؐ کو ثابت قدم نہ رکھا ہوتا تو ضرور آپؐ ان کی طرف مائل ہو جاتے۔ پھر ہم آپؐ کو زندگی اور موت کا دُگنا عذاب چکھاتے اور آپؐ ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار نہ پاتے۔" (بنی اسرائیل: 73 - 75)

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ○

(اے نبیؐ) آپؐ جس کو چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے، مگر اللہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔" (القصص: 56)

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ بِاٰیَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَی الْهُدٰی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ○

"اور اگر ان کی رُوگردانی آپؐ پر گراں گزرتی ہے تو اگر آپؐ کے بس میں ہے تو زمین کے اندر (کوئی) سرنگ تلاش کر لیں یا آسمان میں سیڑھی (لگا کر) کوئی (فرمائشی) معجزہ اِن کے لئے لے آئیں (مگر پھر بھی یہ انکار ہی کریں گے) اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا لہٰذا آپؐ جذباتی نہ ہوں۔" (الانعام: 35)

مندرجہ بالا مقاماتِ قرآنی اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ :

اَلرَّبُّ رَبٌّ اِنْ تَنَزَّلَ وَالْعَبْدُ عَبْدٌ اِنْ تَرَقّٰی

رب، رب ہی ہے خواہ کتنا قریب اتر آئے اور

بندہ بندہ ہی ہے خواہ کتنے بلند درجے پر پہنچ جائے۔ (ابن عربی)

۳- قرآنِ کریم میں چند مقامات پر نبی اکرم ﷺ کی عاجزی کا بیان :

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○

"(اے نبیؐ) کہہ دیجئے میں اختیار نہیں رکھتا اپنے لئے نفع و نقصان کا سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض خبردار کرنے والا اور بشارت دینے والا ہوں اُن لوگوں کو جو ایمان لائیں۔" (الاعراف: 188)

وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

"(اے نبیؐ) اگر اللہ آپؐ کو کوئی تکلیف دے تو اُس کے سوا کوئی اُسے دور کرنے والا

نہیں اور اگر وہ آپؐ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (الانعام: 17)

قُلْ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ج اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰٓى اِلَیَّ ط

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں، اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔'' (الانعام: 50)

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ○ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ○

''(اے نبیؐ) کہہ دیجئے میں تمہارے لیے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔ کہہ دو کہ اللہ (کے غضب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا اور نہ اس کے سوا کوئی پناہ پاتا ہوں۔'' (الجن: 21 - 22)

۴- نبی اکرم ﷺ کا صحابہ کرامؓ کے ساتھ گھل مل جانا، ہر مہم میں قدم بقدم شریک ہونا اور تمام بشری مشقتیں برداشت کرنا۔

امت محمدیہؐ کے کسی بھی قابلِ ذکر مکتبہ فکر نے شرک فی الذات کا ارتکاب نہیں کیا، البتہ بعض شاعروں نے اپنے اشعار میں نبی اکرمؐ کو ہی خدا قرار دیا:

وہی جو مستویٔ عرش تھا خدا ہو کر ۔۔۔ اتر پڑا وہ مدینہ میں مصطفٰی بن کر

اور مدینہ کی مسجد میں منبر کے اوپر ۔۔۔ بغیر ع کا اک عرب ہم نے دیکھا

فلسفیانہ مذاہب کے پیروکاروں کا شرک:

☆ خالقِ کائنات اور مادہ دونوں قدیم ہیں .... دوئی یا ثنویت (Duality)

☆ خالقِ کائنات، مادہ اور روح تینوں قدیم ہیں .... تثلیث (Trinity)

☆ خالق نے تحلیل ہو کر کائنات کی صورت اختیار کر لی جیسے برف کا پانی میں تحلیل ہونا۔ گویا ہر شے میں خدا کا ظہور ہے .... ہمہ اوست (Pantheism)

☆ خالق، کائنات میں اس طرح تحلیل ہو گیا جیسے چینی پانی میں ...... حلول و اتحاد

☆ خالق کسی انسان میں حلول کر گیا......اوتار کا عقیدہ (God Incarnation)

☆ شرک فی الصفات (خفی اور علمی نیز غیر شعوری شرک):

اس شرک کے لاحق ہونے کا سبب اللہ اور مخلوق کی صفات کے لئے مشترک الفاظ کے استعمال سے پیدا ہونے والا مغالطہ ہے۔ اس مغالطہ سے بچنے کے لئے حسبِ ذیل تین حقائق پیشِ نظر رہنے چاہئیں:

۱- اللہ کی تمام صفات ذاتی ہیں جبکہ جملہ مخلوقات کی صفات عطائی۔

۲- اللہ کی تمام صفات مطلق یعنی لامحدود ہیں جبکہ جملہ مخلوقات کی صفات محدود۔

۳- اللہ کی تمام صفات قدیم ہیں یعنی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ کے لئے کامل ہیں جبکہ جملہ مخلوقات کی صفات حادث وفانی اور ارتقاء پذیر۔

بنیادی اصول: لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (الشوریٰ: 11)

اُس کی تو مثال کی مانند بھی کوئی شے نہیں

چھ صفات کو اللہ کی بنیادی صفات قرار دیا جاتا ہے اور عام طور پر ان صفات کے حوالے ہی سے شرک کا امکان پیدا ہوتا ہے:

۱- ارادہ ۲- علم ۳- قدرت ۴- حیات ۵- کلام ۶- وجود

۱- ارادہ:

اللہ بھی ارادہ فرماتا ہے اور ہم بھی ارادہ کرتے ہیں لیکن ہمارا ارادہ اللہ کے ارادے کے تابع ہوتا ہے اور اس کی تکمیل بغیر اللہ کی منظوری کے ممکن نہیں۔

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (التکویر: 29)

"اور تم نہیں چاہ سکتے جب تک اللہ یعنی تمام جہانوں کا رب نہ چاہے۔"

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ○ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

"اور کسی کام کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہو کہ میں اس کو ضرور کل کروں گا مگر (یوں کہا کرو) اگر اللہ چاہے (الکھف: 23 - 24)

۲- علم :

اللہ بھی علم رکھتا ہے اور ہم بھی لیکن اللہ ہر شے کے کل کا علم رکھتا ہے :

يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ط وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (التغابن: 4)

"وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو اور وہ دلوں کی بات سے بھی واقف ہے۔"

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

"وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس میں سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں بھی ہو اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اسے وہ دیکھتا ہے۔" (الحدید: 4)

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ○

"وہ لوگوں کے اگلے پچھلے حالات کو جانتا ہے اور لوگ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے۔" (طٰہٰ: 110)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا

تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ (الانعام: 59)

"اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ بحر و بر میں ہے، وہ سب کا علم رکھتا ہے، اور (درخت سے) کوئی پتہ نہیں گرتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ہے، اور زمین کی تاریکیوں (کے پردوں) میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی خشک و تر (چیز) ہے مگر (یہ کہ سب) ایک کتاب میں (درج) ہیں۔"

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ط وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○

"اور (اے نبی ؐ) آپ جس حال میں بھی ہوتے ہیں اور قرآن میں سے جو کچھ بھی پڑھتے ہیں اور (لوگو) جو کام بھی تم کرتے ہو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو۔ اور تمہارے رب (کی نظر) سے ذرہ برابر بھی (کوئی چیز) پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں نہ آسمان میں، نہ چھوٹی نہ بڑی، مگر یہ کہ سب ایک واضح کتاب میں (درج) ہیں۔" (یونس: 61)

ہمارے علم کی کیفیت تو یہ ہے کہ : وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ

نبی اکرم ؐ اور ان کے توسط سے ہمیں دعا سکھائی گئی رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طٰہٰ: 114)

علمِ غیب کا مسئلہ:

اختلاف کی وجہ علمِ غیب کی دو مختلف تعریفیں ہیں :

i- وہ علم جس تک عام انسانوں کی رسائی ممکن نہ ہو لیکن وہ انبیاء کرام ؑ کو عطا کیا جائے۔

ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ (آلِ عمران: 44)

”(اے نبیؐ) یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپؐ پر وحی کر رہے ہیں۔“

وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَآءُ (آلِ عمران: 179)

”اور اللہ تمہیں غیب سے آگاہ کرنے والا نہیں ہے لیکن وہ چُن لیتا ہے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔“

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ

”(اللہ) غیب کا جاننے والا ہے پھر وہ کسی کو غیب سے آگاہ نہیں کرتا سوائے اس کے کہ چُن لیتا ہے کسی رسول کو“ (الجن: 26 - 27)

ii- وہ علم جو مخلوقات میں سے کسی کو بھی نہیں دیا گیا اور اس کا جاننے والا صرف اللہ ہے۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ (الانعام: 59)

”اور اُس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جنہیں اُس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں۔“ (الانعام: 50)

وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَیْبُ لِلّٰهِ

”اور (یہ لوگ جو) کہتے ہیں کہ انؐ پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتاری گئی، تو (اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ غیب (کی خبر) تو بس اللہ ہی کے لئے ہے۔“ (یونس: 20)

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوائے اللہ کے۔“ (النمل: 65)

قُلْ لَّاۤ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ

”(اے نبیؐ) کہہ دیجئے میں اختیار نہیں رکھتا اپنے لئے نفع و نقصان کا سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔“ (الاعراف: 188)

متوازن رائے یہ ہے کہ کل علم غیب صرف اللہ کے پاس ہے البتہ وہ اس میں سے کچھ انبیاء کرامؑ کو دیتا ہے تا کہ انہیں پختہ یقین حاصل ہو جائے۔

وَکَذٰلِکَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ (الانعام: 76)

”اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی سلطنت (کا نظام) دکھانے لگے تا کہ وہ (کامل) یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔“

۳- قدرت :

اللہ بھی اختیار رکھتا ہے اور ہم بھی اختیار رکھتے ہیں لیکن اللہ کل اور لامحدود اختیار کا مالک ہے جبکہ ہمارا اختیار جزوی، محدود اور ہر وقت اللہ کے اختیار کے تابع ہے :

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِکَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: 26 - 27)

"(اے نبیؐ) کہہ دیجئے اے اللہ! ساری بادشاہی کے مالک، تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے، تو جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔ (ہر طرح کی) بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ تو ہی جاندار کو بے جان میں سے نکالتا ہے اور تو ہی بے جان کو جاندار میں سے نکالتا ہے۔ اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ط وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

"(اے نبیؐ) اگر اللہ آپؐ کو کوئی تکلیف دے تو اُس کے سوا کوئی اُسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ آپؐ کو کوئی بھلائی پہنچائے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" (الانعام: 17)

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

"اور اللہ اپنے ارادے (کے نافذ کرنے) پر قادر ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (یوسف: 21)

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ "(وہ) جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔" (البروج: 16)

دعائے استخارہ: دعائے استخارہ میں ہم اللہ کے علم و قدرت کے قطعی ہونے کا اعتراف اس طرح کرتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ ۔ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ

وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ سے بڑا فضل چاہتا ہوں۔ کیونکہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں اور آپ جانتے ہیں اور میں نادان ہوں اور آپ چھپی ہوئی چیزیں بھی جانتے ہیں۔ الٰہی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام بہتر ہے میرے لئے، دین و دنیا اور انجام کار میں تو مقدر کر اس کو اور آسان کر اس کو میرے لئے پھر مجھے اس میں برکت عطا کر اور اگر آپ کے علم میں یہ کام بُرا ہے میرے لئے، دین و دنیا اور انجام کار میں تو دُور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھے اس سے اور مقدر کر میرے لئے خیر جہاں کہیں ہو پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔"

۴- **حیات:**

اللہ بھی زندہ ہے اور ہم بھی، لیکن ہماری زندگی اللہ کی عطا کردہ ہے:

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی آئے نہ اپنی خوشی چلے

ہماری حیات غذا، پانی، ہوا، حرارت، آرام اور نیند کی محتاج ہے جبکہ اللہ کی حیات ان تمام حوائج سے مستغنی ہے۔ آیۃ الکرسی کے ابتدائی و آخری حصہ میں فرمایا گیا:

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط

"وہ ذات خود زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ رکھے ہوئے ہے، نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔"

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا

''اُس کا اقتدار (حکومت) آسمانوں اور زمین کی تمام وسعتوں پر چھایا ہوا ہے اور اُن کی نگرانی اُس کے لئے تھکا دینے والا کام نہیں ہے۔''

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ○

''اور ہم نے چھ دنوں میں پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے اور تکان نے ہمیں چھوا (تک) نہیں۔'' (ق:38)

وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (الانعام:14)

''وہ (اللہ) کھانے کو دیتا ہے جبکہ اُسے کھلائے جانے کی ضرورت نہیں''

۵ - کلام :

اللہ بھی کلام فرماتا ہے اور ہم بھی کلام کرتے ہیں۔ ہم جب بھی بات کرتے ہیں اللہ ہماری بات سنتا ہے لیکن ہم اس قابل نہیں کہ اللہ ہم سے براہ راست کلام فرمائے اور ہم اس کی تاب لاسکیں۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ

''اور کسی انسان کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اُس سے کلام کرے مگر الہام کے ذریعے یا پردے کے پیچھے سے یا وہ کسی فرشتے کو (اُس کے پاس) بھیجتا ہے اور وہ اللہ کے حکم سے جو کچھ اللہ کو منظور ہوتا ہے وحی کرتا ہے۔'' (الشوریٰ:51)

اس کی وجہ یہ ہے کہ کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے اور متکلم کی شخصیت کا عکاس ہوتا ہے۔ اللہ کے کلام کی وہی تاثیر ہے جو تاثیر اُس کی تجلیاتِ ذات کی ہے :

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

''اگر ہم نے قرآن کسی پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک گیا ہوتا (اور) پھٹ پڑا ہوتا۔'' (الحشر:21)

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (الاعراف:143)

''پھر جب اُس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اُسے ریزہ ریزہ کر دیا۔''

جس طرح اللہ کی تجلیات کا ادراک ہمارے حواس کی سرحدوں سے پرے ہے اسی طرح ہم اللہ کا کلام سننے کی تاب بھی نہیں لاسکتے۔

۶ - وجود :

اللہ کا بھی وجود ہے اور جملہ مخلوقات کا بھی لیکن اللہ کے وجود کے مقابلہ میں جملہ مخلوقات کا وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔ معرفتِ الٰہی کا آخری درجہ یہ ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کے سوا ہر شے کا وجود وہمی اور خیالی محسوس ہو۔ اس درجہ پر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ سے مراد لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰـهُ ہوتا ہے۔ فلسفۂ وحدت الوجود، وجودِ باری تعالیٰ کے بارے میں اسی تصور کو پیش کرتا ہے :

كُلُّ مَا فِي الْكَوْنِ وَهْمٌ اَوْ خَيَال
اَوْ عُكُوْسٌ فِي الْمَرَايَا اَوْ ظِلَال

ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد
عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

نوٹ: ہمہ اوست میں کائنات کا وجود حقیقی تسلیم کیا جاتا ہے جب کہ وحدت الوجود میں کائنات کو وہمی یا خیالی تصور کیا جاتا ہے۔

شرک فی الصفات کی ایک صورت مادہ پرستی:

اس دور کا سب سے زیادہ تباہ کن اور پھیلا ہوا شرک مادہ پرستی ہے جس کے مظاہر ہیں :

۱- **معجزات کا انکار :**

مادے کی صفات کو مستقل اور دائمی مان لیا گیا اور یہ سمجھ لیا گیا کہ مادی قواعد وضوابط بنانے کے بعد معاذ اللہ ، اللہ خود بھی ان کا پابند ہوگیا ۔

۲- **اسباب پر انحصار :**

اسباب سے خوف و امید – شرک فی التوکل۔ہدایتِ ربانی کا خلاصہ ہے کہ توکل صرف اللہ پر کیا جائے :

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِيْ وَكِيْلًا ۝

’’اور ہم نے موسیٰؑ کو کتاب دی اور اُسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنایا کہ میرے سوا کسی اور پر توکل نہ کرو۔‘‘(بنی اسرائیل:2)

۳- **حد سے زیادہ خود اعتمادی :**

اپنے علم، ذہانت، دوراندیشی، منصوبہ بندی اور محنت پر بھروسہ۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّىْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ

’’اور کسی کام کے بارے میں کبھی ایسا نہ کہو کہ میں اس کو ضرور کل کروں گا مگر (یوں کہا کرو) اگر اللہ چاہے (الکھف : 23 - 24)

قارون اسی شرک میں مبتلا تھا :

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰي عِلْمٍ عِنْدِيْ (القصص:78)

’’(قارون) بولا ’’یہ (مال و دولت) تو مجھے میری ذاتی علم سے ملا ہے۔‘‘

مادہ پرستی ہی دراصل دجالی فتنہ ہے جس کا موثر ترین رد، سورہ کھف میں بیان ہوا ہے۔کئی احادیث میں اس سورۃ کی تلاوت اور حفظ کو دجالی فتنہ سے حفاظت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ (مسلم)

☆ **شرک فی الحقوق** (خفی ترین اور عملی شرک):

اللہ نے بندوں سے صرف ایک ہی حق ادا کرنے کا تقاضا کیا ہے اور وہ ہے’’ **عبادت** ‘‘

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاۗءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

’’پس جو کوئی اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔‘‘(الکھف:110)

مقصدِ تخلیقِ جن و انس :

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت: 56)

’’اور میں نے جنوں اور انسانوں کو پیدا نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔‘‘

زندگی آمد برائے بندگی

زندگی بے بندگی شرمندگی

عبادت کے حوالے سے چند اہم نکات حسبِ ذیل ہیں :

- ہر نبیؑ نے اپنی قوم کو اور نبی اکرمؐ نے پوری نوعِ انسانی کو اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ (الاعراف : 59 ، 65، 73، 85)

’’اے میری قوم (کے لوگو) اللہ کی عبادت کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں‘‘۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

’’لوگو، عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان سب کو جو تم سے پہلے تھے۔‘‘(البقرۃ:21)

- قرآنِ حکیم میں 33 بار اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا۔
- عبادت کا لفظ عبد سے نکلا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں غلام۔ جس طرح غلام کو اپنے آقا کی ہر بات ہر وقت ماننی ہوتی تھی اسی طرح اللہ کی عبادت کا مطلب ہے ہر وقت اور زندگی کے ہر معاملہ میں اللہ کی اطاعت کرنا۔ البتہ غلامی محض کلی اطاعت ہے خواہ یہ مجبوری کے ساتھ ہو جبکہ اللہ کی عبادت سے مراد زندگی کے ہر گوشے میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ اللہ کی کلی اطاعت کرنا ہے۔ بقول حافظ ابن قیمؒ:

اَلْعِبَادَةُ تَجْمَعُ اَصْلَيْنِ غَايَةَ الْحُبِّ مَعَ غَايَةِ الذُّلِّ وَ الْخُضُوْعِ

عبادت دو چیزوں کو جمع کرتی ہے یعنی انتہائی درجے کی محبت اور اس کے ساتھ مکمل طور پر عاجزی اختیار کرنا اور خود کو جھکا دینا:

عبادت = اطاعت کلی (جسم) + محبت قلبی (روح)

- عبادت سے مراد محض عبادات نہیں ہیں۔ یہ عبادت کا نہ صرف محدود بلکہ ناقص تصور ہے۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ (یٰس: 60)

”اے اولادِ آدم، کیا میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا۔“

شیطان کی عبادت سے کیا مراد ہے؟ یعنی اس کی پیروی کرنا۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (البینۃ: 5)

”اور اُن کو یہی حکم ہوا تھا کہ اللہ ہی کی بندگی کریں، اُسی کی خالص اطاعت کے ساتھ (اور) بالکل یکسو ہو کر، اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ یہی درست (اور صحیح) دین ہے۔“

- غلامی اور ملازمت کے فرق پر غور کرنے سے عبادت کا وسیع مفہوم واضح ہوتا ہے۔

شرک فی العبادت سے مراد ہے شرک فی الاطاعت اور شرک فی المحبت

شرک فی الاطاعت: ارشادِ نبویؐ ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ (ابوداؤد)

”مخلوقات میں سے کسی کی اطاعت جائز نہیں اگر اس سے خالق کی نافرمانی ہو۔“

- **انفرادی** سطح پر ہماری اکثریت اللہ کے بجائے نفس کی اطاعت کرتی ہے:

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ط اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۝

”(اے نبیؐ) کیا آپؐ نے اُس شخص (کے حال) پر بھی نظر کی جس نے اپنی خواہش (نفس) کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟“ (الفرقان: 43)

نفسِ ما ہم کم تر است فرعون نیست
لیکن او را عون ایں را عون نیست

- **اجتماعی** سطح پر اللہ کے بجائے انسانوں کے بنائے ہوئے نظام اور قانون کی اطاعت کی جا رہی ہے۔ حالانکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ (بنی اسرائیل: 111)

”حکومت میں اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا (الکھف: 26)

”اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا ہے۔“

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ط اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (یوسف: 40)

”حکومت تو بس ایک اللہ ہی کی ہے۔ اُس کا حکم ہے کہ اُس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔“

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

”اور جو اللہ کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔“ (المائدہ: 44)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

''اور جو اللہ کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔'' (المائدہ:**45**)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

''اور جو اللہ کی نازل کی ہوئی (کتاب) کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔'' (المائدہ:**47**)

اس وقت ہم ایک کافرانہ، مشرکانہ اور باغیانہ نظام کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اوّلین اور اہم ترین کام نظام کی تبدیلی کی جدوجہد ہے

باطل کے اقتدار میں تقویٰ کی آرزو
کتنا حسیں فریب ہے جو کھا رہے ہیں ہم

- **درمیانی** سطح پر خلافِ شریعت امور میں شوہر، والدین، اساتذہ، افسرانِ بالا، سرداروں، مذہبی پیشواؤں، سیاسی رہنماؤں اور حکام کی اطاعت بھی شرک ہے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝

''اور (دوزخ والے) کہیں گے کہ اے ہمارے رب، ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا اور انہوں (ہی) نے ہمیں گمراہ کیا۔'' (الاحزاب:**67**)

کلی تقلید صرف اللہ کے رسول کی جائز ہے لہذا تقلیدِ جامد بھی شرک ہے۔

اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

''انہوں نے اپنے علماء وصوفیاء کو رب بنالیا اللہ کو چھوڑ کر۔'' (التوبہ:**31**)

شرک فی المحبت :

- اللہ سے شدید محبت ایمانِ حقیقی کا اہم اور اولین تقاضا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (البقرۃ:**165**)

''اور اہلِ ایمان تو (سب سے) بڑھ کر صرف اللہ ہی کو محبوب رکھتے ہیں۔''

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (المائدہ:**54**)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر گیا تو اللہ ایسی قوم کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرے گا اور وہ اُس (اللہ) سے محبت کرے گی۔''

- **انفرادی** سطح پر اکثریت مال کی محبت کو اللہ کی محبت پر ترجیح دیتی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے:

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ (بخاری)

ہلاک ہوگیا درہم و دینار کا بندہ

- **اجتماعی** سطح پر موجودہ دور میں وطن کی محبت چہار طرف غالب نظر آتی ہے۔ بقول اقبال:

اس دور میں مے اور ہے جام اور ہے جم اور — ساقی نے بنا کی روشِ لطف و ستم اور
مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور — تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور
ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے
یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے — غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبویؐ ہے
بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے — اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے
نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے
اقوامِ جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے — تسخیر ہے مقصودِ تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے — کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوقِ خدا بٹتی ہے اسی سے
قومیتِ اسلام کی جڑ کٹتی ہے اسی سے

معبودِ حقیقی کی طرح معبودِ وطن کے لئے بھی قنوت، ترانہ حمد اور سلامی پیش کی جاتی ہے۔

- **درمیانی** سطح پر بیوی، اولاد، مذہبی پیشواؤں اور سیاسی رہنماؤں کی محبت بھی شرک ہے، اگر یہ محبت اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت پر غالب آجائے۔خلافِ شرع کام کرنے والوں کو ہیرو یا آئیڈیل قرار دینا بھی شرک ہے۔

عبادت میں شرک کی کچھ مزید صورتیں حسبِ ذیل ہیں:

- مراسمِ عبودیت میں شرک:

رکوع، سجدہ، نذر و نیاز وغیرہ اللہ کے سوا کسی اور کے لئے کرنا شرک ہے۔

- دعا میں شرک: نبی اکرمؐ کے ارشادات ہیں:

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (دعا عبادت کا مغز ہے۔ ترمذی)

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةِ (دعا ہی اصل عبادت ہے۔ ترمذی)

لہٰذا اللہ کے سوا کسی اور سے دعا کرنا شرک فی العبادت ہے۔

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (الجن:18)

"بلاشبہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں تو (ان میں) اللہ کے ساتھ کسی (اور) کو نہ پکارو۔"

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔" (الفاتحہ:4)

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن:60)

"(لوگو) تمہارا رب فرماتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا۔"

- اخلاص میں شرک:

ایسا عمل جو اللہ کے لئے نہیں بلکہ کسی کو دکھانے یا سنانے کے لئے کیا تو یہ بھی شرک ہے۔مسند احمد کی روایت ہے:

﴿مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ مَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ
مَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ﴾

"جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا
جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا
جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اُس نے شرک کیا۔"

☆ اختتامی باتیں:

۱- شرک کی یہ جملہ تفاصیل سامنے آنے کے بعد ہمیں کسی درجہ میں سورہ یوسف آیت **106** کا صحیح فہم حاصل ہوتا ہے کہ : وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (اُن میں سے اکثر اللہ پر ایمان نہیں رکھتے مگر یہ کہ وہ شرک بھی کیے جاتے ہیں۔)۔

۲- مذکورہ بالا تفاصیل، قرآنِ حکیم میں چھ بار حضرت ابراہیمؑ کے لئے اس سند کے بیان ہونے کی اہمیت واضح کرتی ہیں کہ:

"وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں

۳- شرک کے بارے میں مذکورہ بالا تفاصیل کے علم سے قبل صرف ایسے لوگ مشرک نظر آتے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں، بزرگانِ دین کے نام کی نذر و نیاز کرتے ہیں، بزرگانِ دین کے مزارات پر اپنی حاجت روائی کے لئے دعائیں کرنے جاتے ہیں اور ان مزارات پر غیر شرعی رسومات انجام دیتے ہیں، لیکن مذکورہ بالا تفاصیل جاننے کے بعد انسان کو اپنی فکر دامن گیر ہو جاتی ہے کہ کہیں

میں بھی تو مشرکین میں شامل نہیں ہوں۔

☆ کسی مسلمان کو مشرک نہیں کہنا چاہیے :

- ہر علم رکھنے والا عالم نہیں ہوتا اسی طرح ہر شرک کرنے والا مشرک نہیں ہوتا۔
- اہلِ کتاب نے شرک فی الذات کیا لیکن قرآن میں انہیں مشرک نہیں کہا گیا بلکہ ان کی عورتوں کے ساتھ نکاح اور ان کے کھانے کو جائز قرار دیا گیا (البینہ:1، المائدۃ:5)
- درحقیقت ہر گناہ شرک کا مظہر ہے لیکن اللہ نے بعض گناہوں کو شرک قرار نہیں دیا اور ان کی معافی کا وعدہ فرمایا:

۱- کبائر سے بچنے والوں کے صغیرہ گناہ

اِنۡ تَجۡتَنِبُوۡا كَبَآئِرَ مَا تُنۡهَوۡنَ عَنۡهُ نُكَفِّرۡ عَنۡكُمۡ سَيِّاٰتِكُمۡ وَ نُدۡخِلۡكُمۡ مُّدۡخَلًا كَرِيۡمًا (النساء:31)

''جن کاموں کے کرنے سے تم کو منع کیا جاتا ہے اگر اُن میں سے بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہو گے ہم تمہاری (چھوٹی) برائیوں کو (تمہارے حساب سے) ساقط کر دیں گے اور تم کو عزت کے مقام میں داخل کریں گے۔''

اَلَّذِيۡنَ يَجۡتَنِبُوۡنَ كَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الۡمَغۡفِرَةِ ؕ (النجم:32)

''وہ جو بچتے رہے کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے سوائے چھوٹے گناہوں کے۔ اے نبیؐ آپ کے رب کی مغفرت بلاشبہ وسیع ہے۔''

۲- مجبوری میں حرام سے استفادہ:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝

''اُس نے تم پر مردار (جانور) اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا ہے اور (نیز) وہ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن جو شخص (بھوک سے) بے قرار ہو جائے (جب کہ وہ) حکم عدولی اور حد سے تجاوز کرنے والا نہ ہو تو اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بے شک اللہ غفور و رحیم ہے۔'' (البقرۃ:173)

۳- بھول اور خطا یعنی غیر شعوری یا وقتی جذبات کے تحت ہونے والے گناہ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا

''اے ہمارے رب، اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو (اُن گناہوں پر) ہماری گرفت نہ فرما۔'' (البقرۃ : 286)

البتہ ایسا گناہ جو جان بوجھ کر اور مستقلاً کیا جائے، بغیر توبہ کے معاف نہیں کیا جائے گا۔

بَلٰى مَنۡ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتۡ بِهٖ خَطِيْٓـــَٔتُهٗ فَاُولٰٓـئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ (البقرۃ:81)

''کیوں نہیں! جس کسی نے بھی ایک بُرائی کمائی اور اُس برائی نے اسے گھیرے میں لے لیا تو ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ دوزخ ہی میں رہیں گے۔''

- کسی ایک فرد یا گروہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو مشرک قرار دے۔ غیر مسلم قرار دینے کی واحد صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر مل کر حکومت سے ایسا فیصلہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔
- ہمیں اپنی فکر کرنی چاہیے اور دوسروں کو ہمدردی کے ساتھ شرک سے بچنے کی تلقین کرنی چاہیے۔

''**حقیقت و اقسامِ شرک**'' کو مزید وضاحت کے ساتھ سمجھنے کے لئے
محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے اس موضوع پر چھ آڈیو کیسٹس کی سماعت کا اہتمام فرمائیے

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور** : 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

فون: 6316638 - 6366638 (042) فیکس: 6305110 (042)

ای میل: lahore@tanzeem.org

2- **اسلام آباد** : مکان نمبر 20، گلی نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ اسکیم نزد فلائی اوور برج 1-8/4

فون: 4434438(051) فیکس: 4435430(051)

ای میل: islamabad@tanzeem.org

3- **پشاور** : 18-A، ناصر مینشن، شوبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون/فیکس: 214495 (091)

4 - **نوشہرہ**: آفس نمبر 4، دوسری منزل، کنٹونمنٹ پلازہ، نزد بس اسٹینڈ

فون: 610250(0923) فیکس: 613532(0923)

ای میل: nowshera@tanzeem.org

5 - **فیصل آباد**: P-157، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ، فیصل آباد

فون/فیکس: 624290 (041)

6- **ملتان** : قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان فون/فیکس: 521070 (061)

7 - **گوجرانوالہ**: خواجہ بلڈنگ، بیرون ایمن آبادی گیٹ، نزد شیرانوالہ باغ

فون: 271673 (0431)

8 - **جھنگ** : مکان نمبر B-XII-1088/I، محلہ چمن پورہ، جھنگ صدر

فون: 620637 (0471) فیکس: 614220 (0471)

9- **سکھر**: 7-A، ہاؤسنگ سوسائٹی، شکارپور روڈ، سکھر فون: 30641 (071)

10- **کوئٹہ**: 28 سید بلڈنگ، بالمقابل پبلک ہیلتھ اسکول، جناح روڈ فون: 842969(081)